بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ یکم شہادت ۱۳۵۴ہش یکم اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل کچھ ضعف کی شکایت رہی

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم شہادت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل طبیعت کچھ خراب رہی اس وقت پہلے سے بہتر ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

بیسویں کل پاکستان بین الکلیاتی تقریبات

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲، ۳ اپریل بروز بدھ، جمعرات تعلیم الاسلام کالج ہال میں بیسویں کل پاکستان بین الکلیاتی تقریبات درج ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہو رہی ہیں۔ مقامی احباب سے شرکت کی درخواست ہے:۔

۲۔ اپریل بروز بدھ دس بجے صبح۔ سیرت کانفرنس (مقابلہ تقاریر)

۲۔ اپریل شام آٹھ بجے۔ انگریزی مباحثہ

۳۔ اپریل صبح دس بجے۔ اردو مباحثہ

۳۔ اپریل شام آٹھ بجے۔ اردو مشاعرہ

سیکرٹری

سٹوڈنٹس یونین

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا تعالیٰ کے فضل کے حصول کیلئے ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہو

ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تا کہ وہ زہر پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

"اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سُنّت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے یا کسی اور بے دینی میں مُبتلا ہو جاوے۔ اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تا کہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تا کہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵)

اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳۔ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ وہ اس دن سے غنی ہے جب اس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا۔ ۔ ۔ جب تمہارا سخی جب تمہارا دیالو جب تمہارا محسن تمہارا ربّ تمہارے دروازے پر آ کر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِّنظر ہوتا ہے۔"

عہدیدار اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی بروقت وصولی کا خاص خیال رکھیں اور کوشش کریں کہ کسی فرد کے ذمّے کوئی بقایا نہ رہے اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۴ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُخروی فلاح کو منتہائے مقصود بنانے کی اہمیت

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اُخروی زندگی کی فلاح کو ورلی زندگی کے عیش و آرام پر مقدم رکھیں اور اگر اُخروی زندگی کی فلاح کی خاطر انہیں ورلی زندگی کے عارضی اور فانی آرام اور آسائش سے ہاتھ دھونا بھی پڑے تو اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اُن کے لئے یہ دنیا بھی جنت بنا دی جائے گی اور اگلے جہان میں بھی ان کا ٹھکانہ جنت ہوگی۔ اس طرح وہ بے انداز فائدہ اُٹھانے اور نفع کمانے والوں میں سے ہوں گے۔ برخلاف اس کے اگر وہ دنیا کے سراسر عارضی اور فانی عیش و آرام کو اپنا منتہائے مقصود بنائیں گے تو انہیں دنیا کا عیش و آرام مل تو جائے گا لیکن آخرت کی لازوال اور دائمی راحت اور خوشحالی سے وہ یکسر محروم و بے نصیب ہیں گے اور اس طرح بجز نقصان کے اور کچھ ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔

اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن مجید میں بار بار اور ہر بار مختلف پیرائے اور انداز میں بیان فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ دنیوی زندگی کی مرغوب و دل پسند چیزوں اور یہاں کے عیش و آرام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ (آل عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:- لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے (لیکن یاد رکھو) یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور اللہ تو وہ ذات ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ عمدہ ٹھکانہ (جس کے آگے دنیوی عیش و آرام کی پسندیدہ چیزیں عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانے، خوبصورت گھوڑے، مال مویشی، آرام و آسائش کا دیگر سامان، لہلہاتی ہوئی کھیتیاں، دل پسند حویلیاں، خوب نفع مند تجارتیں وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں) کیا ہے؟ سو اسکی وضاحت کرتے ہوئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:-

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران آیت ۱۶)

ترجمہ:- تو کہہ کہ کیا میں تمہیں اس (یعنی دنیوی عیش و آرام کے سامانوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اُن کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اُس عمدہ ٹھکانہ کی ہی وضاحت نہیں فرمائی جو اللہ کے پاس ہے اور جو دنیوی عیش و آرام کے تمام ممکنہ سامانوں سے بدرجہا بہتر اور افضل و اعلیٰ ہے بلکہ یہ بھی بتا دیا کہ اس عمدہ ٹھکانہ کو حاصل کرنے کا ذریعہ کیا ہے؟ سو وہ ہے تقویٰ۔ اسی لئے فرمایا کہ یہ عمدہ ٹھکانہ اُن کو ملے گا جو تقویٰ اختیار کریں گے۔ یہاں پھر سوال پیدا ہوتا تھا کہ تقویٰ سے کیا مراد ہے اور اس میں کردار و عمل کی کیا کیا خوبیاں شامل ہیں؟ سو اس سے اگلی آیت میں اس کی بھی وضاحت فرما دی چنانچہ فرمایا:-

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(آل عمران آیات ۱۷، ۱۸)

ترجمہ:- (متقی یعنی عمدہ ٹھکانے کے حقدار وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے، جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصہ میں استغفار کرنے والے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ متقی جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں عمدہ ٹھکانہ مقدر ہوتا ہے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے محض زبانی اقرار پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اوّل تو یہ کہ وہ خشیتِ الٰہی کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں یعنی راتوں کے آخری حصہ میں اُٹھ اُٹھ کر استغفار کرتے ہیں اور دن اور رات دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں جو تکلیفیں اور دُکھ انہیں دیئے جاتے ہیں انہیں برداشت کرنے میں صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ وہ ہر دُکھ اور تکلیف بشاشت کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں لیکن اپنی استقامت اور پائے استقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہیں آنے دیتے اور جس صداقت کو انہوں نے قبول کیا ہے اُس پر سختی سے قائم رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے چلے جاتے ہیں۔ پھر دنیوی زندگی کے سامانوں علی الخصوص مال اور علم وغیرہ میں سے اللہ تعالیٰ نے جو اور جتنا کچھ انہیں دیا ہے اُسے پوری بشاشت اور انشراحِ صدر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ان کا خصوصی شعار ہوتا ہے۔ الغرض استغفار اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ صبر و ثبات صداقت شعاری اور انفاق فی سبیل اللہ وہ خصوصی اوصاف ہیں جن کے نتیجہ میں ایک مومن عند اللہ اُخروی فلاح یعنی عمدہ ٹھکانہ کا مستحق قرار پاتا اور اہلِ جنّت میں شمار کئے جانے کے شرف سے مشرف ہوتا ہے۔

صرف دنیوی متاع کو اپنا منتہائے مقصود بنانے والوں کو یہ متاع مل تو جاتی ہے لیکن وہ اُخروی فلاح جسے اللہ تعالیٰ نے "عمدہ ٹھکانہ" قرار دیا ہے اس سے وہ یکسر محروم و بے نصیب رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ اس عمدہ ٹھکانہ یا اُخروی فلاح کو اپنا مقصود بناتے اور اس کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں وہ تقویٰ کے نور سے منوّر ہونے کے باعث اُخروی فلاح کے مستحق تو قرار پاتے ہی ہیں دُنیا میں بھی وہ خسارہ میں نہیں رہتے۔ دُنیا میں خدا تعالیٰ خود ان کا کفیل بن جاتا ہے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جاتا ہے اور ایسے ذرائع سے انہیں رزق دیتا ہے کہ جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں فلاحِ دنیوی کی ضمانت دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ (الطلاق آیات ۳، ۴)

ترجمہ:- اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہے۔

صاف عیاں ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے اور فلاحِ اُخروی کو اپنا منتہائے مقصود بناتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں دنیوی فلاح سے بھی ضرور نوازتا ہے اور وہ کسی لحاظ سے بھی خسارہ میں نہیں رہتے۔ اس سے اخروی فلاح کو اپنا منتہائے مقصود بنانے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے اور وہ یہی ہے کہ اُخروی فلاح کو منتہائے مقصود بنانے والے اُخروی فلاح سے ہی سرفراز نہیں ہوتے بلکہ دنیوی فلاح بھی اُن کے لئے مقدر کر دی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ مکالمہ

مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لندن

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ مسیحیت کا دنیا پر غلبہ تھا۔ جگہ جگہ اور شہر شہر عیسائیوں نے عبادت گاہیں یا گرجا گھر بنائے ہوئے تھے ان میں عبادت باقاعدہ ہوتی اس لئے کہ نظر آتا تھا کہ عیسائیت کا زور ہے اور بہت جلد ساری دنیا مسیحیت کو قبول کرلے گی۔ لیکن خدائی نوشتوں کے مطابق مسیح محمدی کے ظہور سے اور آپؑ کے مہیا کردہ دلائل سے عیسائیت کا زور ٹوٹنا شروع ہوا۔ اور ہر میدان میں اسلام کے مقابل عیسائیت کو شکست ہونی شروع ہوئی۔ خاکسار جب لندن آیا تو یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ بعض گرجا گھروں پر FORSALE (برائے فروخت) کے بورڈ آویزاں تھے۔ کیا نعوذ باللہ ہم اپنی مسجدوں کو جو محض خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اس طرح فروخت کرسکتے ہیں؟ ہم تو یہ تصور میں بھی نہیں لاسکتے کہ عبادت گاہوں کو اس لئے فروخت کردیا جائے کہ اب ہمارے پاس اتنے زیادہ لوگ نہیں آتے کہ ہم اسے قائم رکھ سکیں بہرحال یہ عیسائیت کی زبردست شکست ہے کہ اسے اپنے وہ گرجا گھر جن پر انہیں بہت ناز تھا کہ یسوع مسیح کی عبادت کے لئے کھلے رہتے ہیں اب اسلئے بند کرنے اور بیچنے پڑتے ہیں کہ کافی تعداد عبادت کرنیوالوں کی میسر نہیں اور وجہ یہ کہ خود بہت سے عیسائی اپنے مذہب سے بیزار نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اب اسلام کا رُخ کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال MR. WHITING جن کا اب اسلامی نام نعمان ہے اپنے یہاں مشن ہاؤس میں معلومات کی غرض سے آنا شروع ہوئے تو انہوں نے یہی وجہ بتائی کہ عیسائیت کی تعلیم ہی ایسی ہے کہ اس پر ہر زمانہ میں عمل مشکل ہے۔

مسیحی مذہب کی یہ حالت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اب مسیحیوں کو خود نظر آنے لگ گیا ہے کہ عیسائیت کا زور ختم ہو رہا ہے اور اسلام غالب آنے والا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا!

[illegible]

آرہا ہے اسطرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے عیسائیت کے بطلان کے لئے اتنے زبردست دلائل مہیا فرمائے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے عیسائی احمدیوں کے سامنے کھڑے نہیں ہوسکتے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

گذشتہ دنوں خاکسار اور ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب کو محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کے ہمراہ [illegible] جانے کا اتفاق ہوا مکرمی امام صاحب نے "وہاں اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی تھی۔ مختلف مکاتیب فکر کے لوگ وہاں جمع تھے۔ جنہوں نے تقریر کو بڑے غور سے سنا۔ تقریر کے بعد دلچسپ سوالات و جوابات کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ ایک سوال کے جواب میں مکرمی امام صاحب نے فرمایا۔ تمام سابقہ مذاہب کسی نہ کسی نبی کے منکر ہیں۔ مثلاً یہود حضرت مسیح علیہ السلام کے منکر ہیں تو عیسائی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر لیکن مسلمان تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں اور کسی بھی خدا کے نبی کے منکر نہیں اس لحاظ سے مسلمان سب سے ایک قدم آگے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ یہودی وہ ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لاتا ہو اور انہیں سچا نبی تسلیم کرتا ہو تو اس طرح ہم بھی یہودی ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا نبی مانتا ہے وہ عیسائی ہے تو اس طرح ہم ایک لحاظ سے عیسائی ہیں۔ سامعین میں ایک پادری صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ان کو اس پر جوش آگیا اور انہوں نے اپنی علمیت ظاہر کرنے کے لئے مسیح محمدی کے ایک غلام سے جو دلچسپ گفتگو کی وہ مختصراً احباب کی خدمت میں پیش ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے دلائل عیسائیت کے مقابل پر مہیا فرمائے ہیں۔

سوال از پادری صاحب

آپ کہتے ہیں کہ آپ ایک لحاظ سے عیسائی بھی ہیں تو کیا آپ بھی بائبل کو ویسے ہی منجانب اللہ سمجھتے ہیں جیسے عیسائی مانتے ہیں؟

جواب از امام صاحب

نہیں۔ ہم اس کو خدا تعالیٰ کا کلام تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی آپ میں سے اہل علم لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی بائبل نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے صرف اور صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کا دعوےٰ ہے کہ اس کا ہر لفظ الہامی ہے۔

سوال۔ بائبل یقیناً خدا کا کلام ہے اور اس کا ہر لفظ الہامی۔ آخر آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ خدا کا کلام نہیں ہے؟

جواب۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ خود بائبل کا بھی دعوےٰ نہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ یہ تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہے اور دوسرے یہ کہ بائبل تو مجموعہ اضداد ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ خدا کے کلام میں تضاد ممکن نہیں۔ اور پھر یہ اختلاف عقیدہ یا اسکی تشریح میں بھی نہیں بلکہ واقعات میں ہے۔ مثلاً جب حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکایا گیا تو صلیب پر ایک تختی لگائی گئی تھی جس پر جو الفاظ درج تھے وہ مختلف بائبل لکھنے والوں نے مختلف لکھے ہیں ملاحظہ ہو۔

Mathew: The King of The Jews.

Luke: This is the King of The Jews.

John: Jesus of Nazreth, the King of Jews.

اسی طرح اس بات پر بھی اختلاف ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دن کے کس حصہ میں صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ St. Mark کے نزدیک دن کے تیسرے حصہ میں ان کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ جبکہ St. John کے نزدیک دن کے چھٹے حصہ میں ان کو صلیب پر لٹکایا گیا۔

اب یہ اس واقعہ کے متعلق ہے جو عیسائیوں کے نزدیک سب سے زیادہ اہم کیونکہ یہ ان کے اپنے نجات کے متعلق ہے اور اسی واقعہ پر عیسائیت کی بنیاد ہے لیکن اس میں بھی اختلاف ہے اور اس قسم کی ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں مثالیں دی جاسکتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ بائبل انسانی ہاتھوں سے لکھی گئی ہے۔ اور ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہیں

پادری صاحب۔ باوجود ان اختلافات کے میں تو اس کو منجانب اللہ ہی سمجھتا ہوں کیونکہ گو یہ اختلاف ہے لیکن نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے اور مجھے نتیجہ سے ہی غرض ہے۔

اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب نے بے ساختہ پادری صاحب سے کہا کہ اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ بائبل کی حیثیت ایک ناول جیسی ہے جس میں کچھ واقعات صحیح ہیں اور کچھ فرضی داستان کے لئے بڑھا دئے گئے ہیں

پادری صاحب نے کہا کہ ہاں اس کو ناول بھی قرار دے سکتے ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ ناول بھی ہے گویا پادری صاحب جو چند لمحے پہلے بائبل کو خدا کا کلام منوانے پر اصرار کر رہے تھے۔ خود یہ ماننے پر مجبور ہو گئے اور خود اقرار کرلیا کہ یہ خدا کا کلام نہیں اور اسے "ناول" تک تسلیم کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کی اس پر وہاں موجود چند اور عیسائیوں نے ان پادری صاحب سے بحث شروع کردی کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔ اس طرح تو اسلام کا نظریہ زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے اسلئے آپکو ایسے نہیں کہنا چاہیئے ان میں کافی عرصہ بحث ہوتی رہی۔ آخر کار دوسرے احباب کی طرف سے سوالات کے جوابات کے بعد ہم نے ان پادری صاحب کو کافی تلاش کیا کہ نظر آجائیں تو ان سے مزید گفتگو ہوسکے لیکن شاید انہوں نے اسی میں اپنی خیر سمجھی کہ چپکے سے کھسک جائیں۔

اس مختصر سے واقعہ سے یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے کیسے مسیحیت کے خلاف اسلام کی برتری ثابت ہورہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری جماعت کو یہ تحریک فرمائی ہے کہ جماعت احمدیہ پر ایک صدی پورے ہونے میں جو چودہ سال کے قریب کا عرصہ باقی ہے یہ نئی صدی کے آغاز اور اسلام کی ترقیات کے زمانہ کے لئے تیاری کا عرصہ ہے اسلئے ہمیں اسکے لئے پوری تیاری کرنی چاہیئے اور

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد رفتہ کی بعض دلچسپ اور حسین یادیں

مکرم مرزا محمد حسین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی

چند دن ہوئے میری ایک بچی نے قرآن پاک کا ایک عمدہ اور مجلد نسخہ یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ ان کے کالج کی غیر احمدی پرنسپل صاحبہ نے میرے لئے تحفۃً بھجوایا ہے۔ جب اسے کھول کر دیکھا تو لکھا تھا۔

"English Translation by the late Maulawi Sher Ali" دیکھتے ہی قریباً نصف صدی پیشتر کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ کیونکہ اس ترجمہ کی تالیف میں اس عاجز کا بھی خفیف سا حصہ ہے۔ یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب کہ ۱۹۲۶ء میں حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کی ارشاد کی تعمیل میں یہ عاجز قادیان کی مقدس بستی میں قیام پذیر تھا۔ ہوا یوں کہ میرے والد محترم حافظ غلام علی صاحب مرحوم و مغفور کے ایک ہندو دوست کی تحریک پر پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں میری ملازمت کی بات چیت چل رہی تھی کہ ایک احمدی بزرگ کے کہنے پر اس بارے میں حضرت مفتی صاحبؓ سے مشورہ لیا گیا جس پر انہوں نے مجھے بلا توقف قادیان آنے کی ہدایت فرمائی۔ اُن ایام میں مفتی صاحبؓ ناظر امور عامہ و خارجہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ میرے قادیان پہنچنے پر بہت شفقت اور محبت سے پیش آئے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعے میرے قیام و طعام کا معقول انتظام کیا اور اپنے دفتر خارجہ میں کام لینا شروع کر دیا۔ ابھی ان کے دفتری معمولات سے کسی حد تک مانوس ہی ہو پایا تھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے مفتی صاحبؓ سے ایک ایسے تعلیمیافتہ نوجوان کی خدمات کا مطالبہ کیا جو ان کے لئے انگریزی ترجمۃ القرآن کے کام میں ممد و معاون ثابت ہو سکے چنانچہ مجھے اس کام کے لئے متعین کیا گیا میرے سامنے "Rodwell" "Palmer" اور "Sale" کے انگریزی زبان میں ترجمہ کردہ قرآن کریم کے تین مترجم نسخے رکھے ہوتے تھے۔ جس آیۃ کریمہ کا ترجمہ حضرت مولوی صاحبؓ کرتے اسی آیت کا ترجمہ اُن کی ہدایت کے مطابق میں ان تینوں تراجم سے پڑھ کر ان کو سناتا تھا اس تقابل کے ساتھ ساتھ حضرت مولوی صاحبؓ اپنے ترجمہ میں جہاں ضروری سمجھتے ترمیم فرماتے تھے۔ بعد ٹائپ شدہ ترجمہ Comparison اور Spelling mistakes کا درست کرنا بھی میرے ذمہ تھا۔ یہ سارا کام ابھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچا تھا کہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر اخبار الفضل نے حضرت مفتی صاحبؓ سے ایک ایسے نوجوان کی خدمات کا تقاضا کیا جو انگریزی اخبارات کے تراشوں کا سلیس اردو میں ترجمہ کر سکے اور مختصر اردو مضامین کا انگریزی زبان میں صحیح ترجمہ کرنا جانتا ہو۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحبؓ نے اس کام کے لئے بھی مجھے ہی منتخب کیا۔ اس طرح اوائل عمر میں ہی کچھ عرصہ کے لئے مجھے دفتر ایڈیٹر الفضل میں خدمت سرانجام دینے کا موقعہ مل گیا تھا۔

مجھے یاد ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مذکورہ بالا شعبوں میں خدمت بجالانے کے ایام میں مجھ پر ایک مرتبہ سخت بخار ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی زیر نگرانی نور ہسپتال قادیان میں بطور Indoor patient داخل رہنا پڑا۔ اور مجھ جیسے ناچیز اور عاجز انسان کی عیادت اور احوال پرسی کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ جیسے بزرگ اور جلیل القدر انسان بھی ہسپتال میں کئی مرتبہ آتے رہے۔ اللہ اللہ! اب جب کبھی سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابہ کو نوع انسان سے شفقت اور محبت کے لئے کتنا عالی ظرف اور کیسا عظیم خلق عطا کیا ہے۔

نور ہسپتال سے واپس آکر ابھی بحالیٔ صحت کے لئے آرام ہی کر رہا تھا۔ کہ راولپنڈی سے حضرت مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ نے چند ایک کلرکوں کی آسامیوں کے لئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے درخواستیں طلب کی تھیں۔ دیگر درخواستوں کے ہمراہ میری درخواست بھی بھجوا دی گئی۔ چنانچہ ۱۹۲۷ء میں حضرت مولوی فرزند علی صاحبؓ نے مجھے راولپنڈی بلا کر کئی امیدواروں کے ساتھ امتحان لینے کے بعد سول کلیریکل محکمہ میں متعین کرا دیا۔ متعدد محکمانہ امتحان پاس کرنے اور طویل تجربہ کی بنا پر سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مامور رہا بعد ازاں تقسیم ہند سے کافی عرصہ پیشتر میں نے سنٹرل گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔ بالآخر ۱۹۶۷ء کے اختتام تک حکومت پاکستان کی وزارت امور خارجہ سے ریٹائرڈ ہونے سے پیشتر بفضلہ تعالیٰ متواتر ۴۰ سال ایک مستقل گزیٹڈ افسر کی حیثیت سے مختلف عہدوں پر متعین رہا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہوا کہ حضرت مفتی محمد صادقؓ کی بابرکت تحریک پر مجھے اپنی عمر کا ابتدائی حصہ قادیان جیسی اور پاکیزہ ماحول میں بسر کرنے کا موقعہ ملا جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولولہ انگیز قیادت اور مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں حضور کے معرفت اور روحانیت سے لبریز خطبات اور پُرکیف ایمان پرور مجالس سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ میسر آیا جہاں شمع خلافت کے پروانے ہر لمحہ جوق در جوق آگے بڑھنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ یہ سب اسی وقت کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ مرکز سلسلہ کے مختلف مقامی شعبوں میں وقتاً فوقتاً دینی خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بایں ہمہ جب ایک طرف خدا تعالیٰ کے بے شمار انعاموں اور دوسری طرف اپنی لغزشوں اور بشری کمزوریوں پر نظر ڈالتا ہوں تو مارے ندامت کے سر جھک جاتا ہے۔ لہذا فضل و رحم ایزدی کی جستجو میں احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ اپنے اس پُر معاصی بھائی کے حق میں دعا فرمائیں کہ وہ ستار اور غفار آقا جملہ سابقہ خطائیں معاف فرمائے اور مختصر زندگی کے بقیہ ایام اپنی رضا کے مطابق بسر کرنے کی توفیق عطا کرے۔

— آمین —

انصار بھائیوں سے ایک اپیل

"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

جیسا کہ مذکورہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم تر کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے انصار کو بھی مکلف فرمایا ہے سال رواں میں بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے تحریک جدید کے وعدہ جات حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ تک نہیں پہنچ سکے۔ اس حد تک وعدہ جات پہنچانے کے لئے انصار بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ:

۱۔ انصار اللہ میں سے کوئی رکن اس مالی جہاد سے محروم تو نہیں؟

۲۔ جماعت میں کونسے ایسے صاحب حیثیت احباب ہیں جو تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہو سکتے ہیں

ان دو قسم کے افراد کے مکمل پتہ جات سے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمایا جائے۔

یاد رہے کہ جن مخلصین کا وعدہ کم از کم ایک ہزار روپیہ سالانہ ہو وہ ہمارے معاونین خصوصی میں شمار ہوتے ہیں۔ سو ایسے دوستوں کو خود بھی تحریک فرمائیں اور اپنی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کو بھی اس کی اطلاع کر کے اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

(بقیہ صفحہ ۳)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے لئے اپنے وعدہ جات جلد پورے کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور حضور ایدہ اللہ کی خواہش کے مطابق ہمیں مارچ کے آخر تک اپنے وعدہ جات کا کم از کم ۱/۴ حصہ ادا کرنا چاہیئے تاکہ اس سلسلہ میں منصوبہ جات تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔ آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری حقیر کوششوں سے جلد از جلد اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے اور ساری دنیا اسلام کی آغوش میں آکر خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگ جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریبِ شکرانہ علمِ انعامی مجلس اسلامیہ پارک لاہور

مورخہ ۲۳/۲/۷۵ کو نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب بمعہ قائدِ مال، قائدِ تعلیم و سیکرٹری صاحب برائے صدر حسبِ پروگرام مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں بوقت ۹ بجے صبح تشریف لے آئے تھے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ چوہدری نصیر احمد صاحب، ممبران مجلس عاملہ، زعماء کرام اور دیگر اراکینِ مجلس ہذا نے نہایت گرمجوشی سے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ تھوڑی دیر بعد محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر بھی تشریف لے آئے۔ معزز مہمانوں اور شاملِ تقریب احباب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ تقریباً پونے دس بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد مرزا صاحب موصوف نے عہد دوہرایا۔ مرزا محمد رفیق صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار محمد اسحٰق چوہدری منتظم عمومی نے مجلس اسلامیہ پارک کی سہ ماہی اول کی مساعی کی رپورٹ پڑھی جس میں جملہ شعبہ جات کی کارکردگی کا اجمالی نقشہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب قائد مال، چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مجلس مرکزیہ اور محترم حبیب اللہ خان صاحب قائدِ تعلیم و نائب صدر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے بالترتیب انصار اللہ کی مالی قربانیوں کی اہمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۷ر جنوری کے فرمودہ خطبہ کی روشنی میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں، ابتلاء عظیم فضلوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں اور تربیتی امور کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ صاحب صدر محترم مرزا عبد الحق صاحب نے مجلس ہذا کی عمومی کارکردگی پر اور خصوصاً سہ ماہی رپورٹ کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آئندہ کے لئے مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور مستقل مزاجی کے ساتھ کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔

دوران جلسہ ہی مکرم امیر صاحب لاہور، ناظم صاحب مجلس انصار اللہ ضلع لاہور اور نائب امیر صاحب تشریف لائے۔ ناظم صاحب ضلع اور زعیم صاحب اعلیٰ نے بھی اختصار کے ساتھ معزز مہمانوں اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کی حاضری ۱۲۹ تھی جس میں سے ۱۰۵ انصار تھے۔ یہ بابرکت تقریب ایک بجے ختم ہوئی۔ زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ نے اپنے مکان پر دوپہر کا کھانا معزز مہمانوں اور اراکین مجلس عاملہ کو پیش کیا۔ گروپ فوٹو لیا گیا اور بعد دعا یہ تقریب بابرکت ختم ہوئی۔

(محمد اسحاق چوہدری منتظم عمومی مجلس انصار اللہ لاہور)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد اکرم صاحب ۱۹/۲ محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری انور علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۹/۲ واقع محلہ دار النصر والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے جائز وارث میرے بھائی مظفر احمد صاحب منصور بھی ہیں۔

پلاٹ مذکورہ بالا میرے بھائی مظفر احمد صاحب منصور کے نام منتقل ہونے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۹/۲ مظفر احمد صاحب منصور کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

بازیافتہ پین

خاکسار کو ایک پین ملا ہے۔ جن صاحب کا یہ پین ہو۔ وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(خاکسار محمد شریف اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ)

تلاوتِ قرآن پاک کا مقصد اس پر عمل کرنا ہے

کونسا ایسا احمدی مسلمان ہے جو روزانہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت نہ کرتا ہو۔ تلاوت کرنے کا مقصد محض تلاوت کرنا نہیں بلکہ جو جو احکام اللہ تعالیٰ نے صادر فرمائے ہیں، ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا مقصد ہونا چاہیئے۔

کلام پاک میں علاوہ دیگر اوامر و نواہی کے اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتاءِ الزکوٰۃ بھی آیا ہے۔ پس قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے ہر مسلمان کے مدِ نظر یہ بات ہونی چاہیئے کہ جہاں بھی نماز قائم کرنے کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو اپنا محاسبہ کرے کہ آیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہو تو تعمیل ارشادِ خداوندی میں فوراً زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کرے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تحریکِ جدید کی مالی قربانی کے بابرکت نتائج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے اکتالیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے بیان فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری راہ میں جو خرچ کرتے ہیں ان کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں الٰہی سلسلہ میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کوششوں کے نتیجہ میں بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ بن جاتے ہیں۔ اور ایک حصہ اس خرچ کا ایسا ہوتا ہے کہ نوعِ انسانی میں اختلافات دُور کرنے کے لئے اور اتحاد کے قیام کے لئے ہوتا ہے۔ آخر کار یہ حرکت بھی پہلے حصہ کی طرف ہی ہوتی ہے۔ اور جب انسان اُمّتِ واحدہ بن جائے گا اور اسلام تمام امم پر غالب آ کر نوعِ انسان کی ایک اُمّتِ مسلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی"۔

کیا آپ نے ان بابرکت نتائج کے ثواب میں حصہ دار بننے کے لئے تحریک جدید کا وعدہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق اپنے امام عالی مقام کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سرائے خدمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایوانِ محمود میں بہت جلد گیسٹ ہاؤس تعمیر کرے گی۔ انشاء اللہ۔ حضور نے اس کا نام از راہِ شفقت "سرائے خدمت" تجویز فرمایا ہے۔

اس بارہ میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام ایسے احباب جو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کیلئے کم از کم پانچ صد روپے کا عطیہ دیں گے، ان کے نام بغرضِ دعا کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ وعدہ جات مارچ ۱۹۷۵ء تک مکمل کر لئے جائیں اور اس کے بعد تین سال میں بالاقساط ادائیگی ہوگی۔

گذشتہ سال وعدہ جات کے حصول کے لئے کام کی ابتداء کی گئی تھی لیکن نامساعد حالات کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔

جملہ قائدین کرام اس کی طرف خصوصی اور فوری توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات لیں اور ان کی بروقت وصولی کی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ فروری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" برائے مطالعہ مقرر تھی۔ قارئین کرام سے گذارش ہے کہ ماہ فروری کی رپورٹ میں اس بارے میں اپنی مساعی و نتائج کا خلاصہ اعداد و شمار کی صورت میں ضرور بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۲۹ امان۔ آج صبح آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوان محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز حسب معمول قرآن کریم کی تلاوت سے کیا گیا جو محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کی رپورٹیں

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ سال گزشتہ کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ یہ رپورٹیں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد، محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے سنائیں۔ اسکے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے سیکرٹری مجلس شوریٰ نے اضافہ جات بجٹ دوران سال کی تفصیل بیان فرمائی اور پھر بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے رپورٹ کارگزاری فضل عمر فاؤنڈیشن سال گزشتہ پڑھ کر سنائی۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ نے محترم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے تک حضور کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت کے لئے انہیں وصول ہوئیں مگر صدر انجمن احمدیہ نے مختلف وجوہ کی بنا پر انہیں مجلس شوریٰ میں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا تھا۔

سب کمیٹی تحریک جدید ووقف جدید کی رپورٹ

اس کے بعد سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی رپورٹ اس کمیٹی کے سیکرٹری محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضور نے اس کی سفارشات کے متعلق نمائندگان کرام کو اپنی رائے اور مشورہ دینے کا موقعہ عطا فرمایا۔

سب سے پہلے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱ یعنی وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے میزانیہ بابت سال ۱۳۵۴-۵۵ ہش / ۱۹۷۵-۷۶ء پر غور کیا۔ سب کمیٹی نے وقف جدید کے چندہ کو بڑھانے کے لئے متعدد سفارشات پیش کی تھیں۔ مثلاً:-

(۱) چندہ وقف جدید کی کم از کم شرح ۶ روپے سالانہ فی کس کو ۱۲ روپے سالانہ فی کس کرنے کی بجائے یہ کوشش کی جائے کہ وہ جماعتیں جو ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لے رہیں وہ اس میں حصہ لیں۔ (۲) وقف جدید کی تحریک میں اطفال کو شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ (۳) انسپکٹران وقف جدید کو جماعتوں میں بھجوا کر آمد میں اضافہ کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں معلمین وقف جدید سے بھی کام لیا جائے۔ (۴) معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے۔

میزانیہ وقف جدید کے سلسلہ میں مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرگودھا، مکرم عبدالحمید صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ، مکرم شریف احمد صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات، مکرم محمود احمد صاحب سیالکوٹ، مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گھمن سیالکوٹ، مکرم حکیم رحیم بخش صاحب لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور، مکرم سید مصدق احمد شاہ صاحب گجرات، مکرم رشید احمد صاحب لائلپور اور مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ربوہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

بالآخر نمائندگان مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر وقف جدید کے میزانیہ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ یہ میزانیہ ۴،۵۰،۰۰۰ روپے آمد اور اتنے ہی خرچ پر مشتمل تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

وقف جدید کے میزانیہ پر عام بحث کے دوران مختلف مواقع پر حضور ایدہ اللہ نے بھی بعض ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ مثلاً فرمایا:-

(۱) بہت سی کمزور جماعتیں وقف عارضی کے نتیجہ میں بیدار ہو گئی ہیں۔ جماعتوں کی تربیت کے سلسلہ میں وقف عارضی کے زیادہ سے زیادہ وفود بھجوا کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جماعتوں میں تربیت کی بہت ضرورت ہے۔

(۲) ہمارا رزاق اللہ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اس کی اجازت اور حکم کے بغیر ایک دانہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم دعاؤں سے نیتوں کو خالص کرتے ہوئے اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے وقف جدید کے سلسلہ میں پیش کی گئی زمین کی پیداوار کے حصہ کو پیش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ اگر تدبیر اور دعا سے کام لیا جائے تو یَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

تحریک جدید کا میزانیہ

ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱ (میزانیہ وقف جدید انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد تجویز نمبر ۲) (میزانیہ تحریک جدید ۱۳۵۴-۵۵ ہش / ۱۹۷۵-۷۶ء) پر غور کیا گیا۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ، مکرم محمد اعظم صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان، مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ، محترم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور، محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ، مکرم رانا فیض بخش صاحب شجاع آباد اور مکرم ملک منیر احمد صاحب کراچی نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بالآخر حضور نے میزانیہ تحریک جدید سے متعلق آراء طلب فرمائیں تو نمائندگان نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی۔ یہ میزانیہ ۱،۳۹،۲۲،۳۵۰ روپے آمد و خرچ پر مشتمل تھا۔ حضور نے نمائندگان کی اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

میزانیہ تحریک جدید پر عام بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ جماعت پر روزانہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل کر رہا ہے۔ ان فضلوں کو معلوم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ الفضل ہے۔ ہر جماعت میں الفضل کا کم از کم ایک پرچہ ضرور جانا چاہیئے اور جماعت سے میری مراد وہ جماعت نہیں جس کو صدر انجمن احمدیہ نے رجسٹر کیا ہے بلکہ جہاں ایک احمدی بھی رہتا ہے اسکے پاس الفضل کا جانا ضروری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو جو وہ جماعت پر کر رہا ہے جذب کرنے کیلئے ہمیں ہر قسم کی قربانی پیش کرنی چاہیئے۔

۲۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے نور ایمان اور ایمانی فراست عطا فرمائی ہے ہمارے سامنے ایسی کوئی دیوار نہیں کھڑی کی جا سکتی جو ہمارے سارے دروازے بند کر دے۔ خدا تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے فیل نہیں کر سکتی۔ اس منصوبہ میں شامل ہونے والوں کو تکلیف دی جا سکتی ہے، ان کی راتوں کی نیند کو حرام کیا جا سکتا ہے، انہیں ابتلاؤں میں ڈالا جا سکتا ہے مگر جو قدم بشاشت سے غلبہ اسلام کی طرف جا رہا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

۳۔ ہمیں نوع انسان کو ایک خاندان میں تبدیل کرنا ہے۔ دوسری اقوام میں سے جو لوگ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ہمیں ان کی ادائیگی کے لئے تیار اور آمادہ رہنا چاہیئے۔

(باقی)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے
بشرطیکہ آپکے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔
فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن
مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴